© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

میں ابودُجانہ ہوں......!

انھوں نے اپنی سرخ پٹی نکال کر اپنے سر پر باندھ لی۔انصار نے کہا کہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے موت کی پٹی نکالی ہے۔وہ جب بھی سرخ پٹی باندھا کرتے انصار یونہی کہا کرتے۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار نکالی اور اعلان فرمایا:''کون اس کا حق ادا کرے گا؟'' میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی پکار فرمائی اور تینوں دفعہ میں نے اپنے آپ کو پیش کیا مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض فرمایا اور چوتھی بار پھر آواز لگائی اس پر ابودُجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:''یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کا حق ادا کروں گا، اس کا حق کیا ہے؟'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اس کا حق یہ ہے کہ اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرو اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو۔'' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار ابودجانہ کو عطا فرمادی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری درخواست پر مجھے تلوار نہیں دی ابودُجانہ کو دے دی۔ مجھے اس بات پر بڑا دکھ ہوا کہ میں قریش میں سے ہوں (جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اور نہایت بہادر قوم ہے) علاوہ ازیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا ہوں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار ابودُجانہ کو دے دی اور مجھے چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم میں بھی دیکھوں گا ابودُجانہ کیا کرتے ہیں، ابودُجانہ نے سرخ پٹی نکال کر سر پر باندھ لی۔انصار نے کہا ابودُجانہ نے موت کی پٹی نکالی ہے (یعنی دشمن کے لیے سراپا موت بن گئے ہیں یا خود عروسِ شہادت کو گلے لگانا چاہتے ہیں)۔وہ اشعار پڑھتے ہوئے میدان میں نکلے، وہ کہہ رہے تھے: میرے محبوب میرے خلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں کبھی بھی میدانِ جنگ کی آخری صف میں کھڑا نہیں ہوں گا اور اللہ کی تلوار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے اللہ اور رسول کے دشمنوں کی گردنیں اڑاتا رہوں گا۔

اَن لَّا اَقُوْمَ الدَّھْرَ فِی الْکَیُّوْلِ   اَضْرِبُ بِسَیْفِ اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ

حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشکش پر وہ تلوار مانگی تھی، پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی مانگی تھی کہ میں اس کا حق ادا کروں گا۔مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے اعراض فرمایا اور تیسری بار اپنی پیشکش دہرائی کہ اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا۔حضرت ابودُجانہ رضی اللہ عنہ کی درخواست پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اُن کو عطا فرمادی، حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابودُجانہ رضی اللہ عنہ نے واقعی اس کا حق ادا کردیا۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ مشرکوں نے مسلمان شہداء کی لاشوں سے برا سلوک کیا ہے تو میں وہیں کھڑا ہوگیا، پھر آگے بڑھا، میں نے دیکھا ایک مشرک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے کہہ رہا ہے اے مسلمانو! بکریوں کی طرح ذبح ہونے کے لیے اکھٹے ہو جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان ہتھیار لگائے اس کافر کی انتظار میں کھڑا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ کافر کے ہتھیار اور اُس کی لڑائی کی استعداد زیادہ ہے۔ میں دیکھتا رہا، یہاں تک کہ دونوں آپس میں بھڑ گئے۔ مسلمان نے اس کافر کے کندھے پر اس زور سے تلوار ماری جو اسے چیرتی ہوئی اس کے سرین تک چلی گئی۔ کافر دو ٹکڑے ہو گیا۔ مسلمان نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا کر کہا: ''اے کعب تم نے کیا دیکھا، میں ابودُجانہ ہوں۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مشرک نے ابودُجانہ (رضی اللہ عنہ) پر تلوار کا وار کیا جسے انھوں نے ڈھال پر روکا، اس کی تلوار ڈھال میں گڑ گئی اور نکل نہ سکی، اتنے میں ابودُجانہ (رضی اللہ عنہ) نے تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے ابودُجانہ (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ اس نے ہند بنت عقبہ کے سر کے اوپر تلوار اٹھا رکھی ہے لیکن پھر اسے قتل نہ کیا اور تلوار ہٹا لی۔ میں نے ابودجانہ (رضی اللہ عنہ) کی بہادری کے کارنامے دیکھے تو میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس تلوار کا زیادہ حق دار کون تھا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے ابودجانہ (رضی اللہ عنہ) سے کہا مجھے تمھارے سارے کارنامے پسند آئے مگر یہ پسند نہیں آیا کہ تم نے ہند کو چھوڑ دیا۔'' جواب میں فرمایا: ''مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا فرمودہ تلوار سے میں ایک ایسی عورت کو قتل کروں جس کا کوئی مددگار نہ ہو۔''

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے ہی بہادر اور غیُّور تھے۔ مجاہدین، اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر کبھی ہاتھ نہیں اُٹھاتے۔ چاہے دین دشمن اہل مناصب وزیر مشیر اُن پر عورتوں، بچوں پر حملوں کا الزام لگاتے رہیں۔ اللہ دیکھ رہے ہیں اور وہی ہر کسی کو اس کے ہر قول وعمل کا بدلہ پورا پورا دیں گے۔

کر چرچا عام صحابہ کا
تو دامن تھام صحابہ کا

© rasailojaraid.com